باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زندہ جانور مثلاً مرغی، بکرا وغیرہ کو وزن کرکے خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟
بینوا توجروا

الجواب

اگر خریدار اور فروخت کنندہ زندہ جانور کو وزن کرکے خرید و فروخت پر راضی ہوں تو زندہ جانور کو وزن کرکے نقد رقم یا غیر جنس کے ذریعے خریدنا اور فروخت کرنا دونوں جائز ہیں، بشرطیکہ متعین جانور کا فی کلو کے حساب سے نرخ طے کرلیا گیا ہو، نیز جانور کا وزن کرنے کے بعد اسکی قیمت بھی متعین کرلی گئی ہو۔ جسکی صورت یوں ہوگی کہ خریدار کو مثلاً ایک بکرے کی ضرورت ہے۔ تاجر کے پاس جاکر وہ بکروں میں سے ایک بکرا منتخب کرلیتا ہے اور تاجر اسکو بتادے کہ اس بکرے کا نرخ پچاس روپے کلو ہے اور اس بکرے کو خریدار کے سامنے وزن کرکے بتادے کہ یہ بیس کلو کا ہے۔ تو اگر خریدار اسکو قبول کرے تو بیع منعقد ہو جائیگی اور اسطرح کی گئی خرید و فروخت شرعاً جائز ہے۔

مسئلہ مذکورہ میں اس بات کو ذہن نشین کرلینا ضروری ہیکہ یہاں دو باتیں الگ الگ ہیں۔ ایک یہ کہ جانور کو وزن کرکے بیچنا اور خریدنا۔ دوسری بات یہ ہیکہ جانور کو موزوں قرار دینا اور اسپر موزونی اشیاء کے فقہی احکامات جاری کرنا۔

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے کہ جانور کو وزن کرکے بیچنا اور خریدنا تو یہ بلا شبہ جائز ہے۔ اس لئے کہ عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

لیکن دوسری بات کہ جانور کو موزوں قرار دینا اور اسپر موزونی اشیاء پر جاری ہونے والے تمام احکام فقہیہ کو جاری کرنا۔ تو یہ درست نہیں۔ اسکی دو وجہ ہیں
(۱) پہلی وجہ یہ ہیکہ یہ قاعدہ ہیکہ جن اشیاء کا کیلی یا وزنی ہونا منصوص نہیں انکا مدار عرف پر ہے۔ اگر عرف انکے کیل کرنے کا ہے تو وہ کیلی ہیں اور اگر عرف وزن کرنے کا ہے تو وہ وزنی ہیں۔ جیسا کہ عالمگیریہ میں ہے۔ وما لا نص فیہ ولم یعرف حالہٗ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتبر فیہ عرف الناس۔ فان تعارفوا کیلہ، فھو کیلی وان تعارفوا وزنہٗ فھو وزنی. کذا فی المحیط، العالمگیریۃ ص ۱۱۷ ج ۳

تو جب جانور کا عددی ہونا معلوم ہے تو اسکے عددی ہونے کی حیثیت وزناً بیع کرنے سے تبدیل نہ ہوگی
یہ الگ بات ہے کہ بیع صحیح ہو جائیگی۔ لعدم المانع ۔

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دار العلوم کراچی

نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

(ب) دوسری وجہ یہ ہے کہ جانور کو دیگر اشیاء موزونہ کی طرح حسب منشا کم یا زیادہ کرکے وزن کرنا ناممکن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر اشیاء موزونہ کی جتنی مقدار مطلوب ہوتی ہے اتنی مقدار کو بلاتکلف وزن کرکے الگ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً چینی ۲ کلو ۱۵ گرام کی ضرورت ہے تو بلاتکلف چینی کی یہ مقدار وزن کے ذریعے الگ کی جاسکتی ہے بخلاف جانور کے کہ اسمیں یہ بات ممکن ہی نہیں۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ 2 کلو 15 گرام کا بکرا چاہئے۔ کچھ کم زیادہ نہ ہو تو یہ بظاہر محال ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جانور کو موزونی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اسی سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ اگر بالفرض جانور کو سارے جہاں میں وزن کرکے بیع کرنے کا عرف قائم ہو جائے تو بھی جانور کو بنیادی طور پر موزونی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ اسمیں موزونی اشیاء والی صفات ہی نہیں پائی جاتیں کما مر۔

مذکورہ تفصیل کے بعد جانور کی بیع وزناً کے جائز ہونے کا حاصل یہ ہے کہ فی کلو کے حساب سے جانور کی قیمت کا ایک معیار مقرر کر لیا گیا ہے۔ جسکی بناء پر جانور کو وزن کرکے اسکے وزن کے اعتبار سے قیمت کا اندازہ لگا کر مناسب قیمت متعین کرلی جاتی ہے۔ صورت مذکورہ میں وزن کو صرف آلہ بنا کر قیمت متعین کرنے میں آسانی پیدا کی گئی ہے لہٰذا عرفاً تو اسکو بیع وزناً کہا جاسکتا ہے لیکن حقیقتاً اسکا بیع موزوناً ہونا محل تامل ہے۔ البتہ یہ بیع بہرحال جائز ہے جبکہ جانور بھی متعین ہو جائے اور قیمت بھی متعین ہو۔ پھر جانور کی اسی بیع وزناً میں بعض لوگوں کو کچھ اشکالات پیدا ہوسکتے ہیں۔ اسلئے ان متوقع اشکالات کو نقل کرکے انکے مختصر جوابات دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ اوہام رفع ہوسکیں اور کوئی انتشار باقی نہ رہے۔

① پہلا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو کہا ہے کہ "لیس بموزون" یعنی جانور وزن کیجانے والی چیز نہیں ہے۔ اور یہی کتب فقہ میں مصرح ہے۔ لیکن دوسری طرف آپنے کہا ہے کہ اسکو وزن کرکے بیچنا جائز ہے فکیف التوفیق؟

تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ اشکال اسوقت ہوسکتا ہے جب اس بیع کو حقیقتاً بیع وزناً مانا جائے۔ لیکن جب یہ حقیقتاً بیع وزناً ہے ہی نہیں جیساکہ ماقبل میں وضاحت ہوچکی تو کوئی اشکال وارد ہی نہیں ہوتا نہ مذکورہ اشکال اور نہ آئندہ آنیوالے اشکالات۔ لیکن اگر اسکو بیع وزناً مان لیا جائے (ولو عرفاً) جیسا کہ تو بھی اسکا جواب ماقبل کلام میں وضاحت سے ہوچکا کہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں۔ جنکا مطلب بھی الگ الگ ہے۔ "لیس بموزون" کا مطلب یہ ہے کہ اسپر موزون اشیاء کے احکام فقہیہ جاری نہیں ہونگے مثلاً استقراض کا جائز ہونا۔ ربا الفضل کا اسمیں جاری ہونا وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ اسکی بیع وزناً بھی جائز نہ ہو۔ بلکہ حدیث اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم کا عموم اس بیع کے جواز کا مؤید ہے۔ اس حدیث کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح کی کتاب المساقاۃ میں اور ابوداؤدؒ نے کتاب البیوع میں نقل کیا ہے۔ نیز کسی شیئ کا بیع وزناً کے جواز کیلئے اسکا موزون ہونا ضروری اور شرط نہیں ہے۔ بہت سی اشیاء موزون نہیں لیکن وزن کرکے انکو خرید اور فروخت کیا جاتا ہے۔ آجکل کی بیوعات میں اسکی واضح مثال یہ ہے کہ کپڑا بالاتفاق مذروع ہے یعنی ناپ کی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

جانوروں کا جنبہ ہے۔ لیکن بڑے شہروں کے بعض بازاروں میں کپڑے کو وزن کرکے "لائون" کے حساب سے بیچا جاتا ہے۔ تو اگر کپڑا متعین ہو اور نرخ بھی طے ہوں تو اس طرح بیچنا بلا شبہ جائز ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

(۲) دوسرا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہو سکتا ہے کہ جانور کے وزن کی پوری پوری مقدار معلوم کرنا دشوار ہے "لانه يخفف نفسه مرة ويثقلها اخرى" یعنی اسلئے کہ وہ کبھی اپنے آپ کو ہلکا کر لیتا ہے اور کبھی بوجھل، اور یہ وجہ کتب فقہ میں بھی موجود ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اولاً تو یہ بات یقینی نہیں کہ جانور اپنے آپ کو ہلکا اور بوجھل کر لیتا ہے بلکہ یہ صرف احتمال ہے۔ اور عبارت مذکورہ کو کتب فقہ میں باب ربا ہی میں ذکر کیا گیا ہے اور باب ربا میں تفاضل کا احتمال بھی ممنوع ہے جیساکہ شامی میں ہے "فانه لا يصح لاحتمال الربا واحتماله مانع كحقيقته" شامی ج ۴ ص ۵۲۱ لہٰذا اگر جانور کو گوشت ہی کے بدلے میں خریدا جائے تو اس وقت بعض صورتوں میں منع کیا جا سکتا ہے کہ اسمیں احتمال ربا ہے لیکن جب روپے کے بدلے خریدا جائے تو صرف اس احتمال کی بنا پر ممنوع نہ ہوگا

ثانیاً کہ اگر جانور کی اس حرکت کو "کہ وہ اپنے آپکو کبھی ہلکا اور کبھی بوجھل کر لیتا ہے" تسلیم کر لیا جائے تو بھی یہ اس وقت عدم جواز کی دلیل نہیں بنتی جبکہ بیع روپوں کے عوض ہو رہی ہو۔ اس لئے کہ جانور کے اس عمل سے اگر وزن میں فرق پڑے تو وہ بہت قلیل ہوگا۔ اور اسکی وجہ سے زیادہ سے زیادہ وزن میں جہالت یسیرہ لازم آئیگی اور عام بیوع میں جہالت یسیرہ کو برداشت کیا گیا ہے۔ اور جہالت یسیرہ کیوجہ سے عدم جواز کا قول کسی نے اختیار نہیں کیا، فتاویٰ شامی میں ہے "وقيدنا بالفاحشة لما قالوه لو باعه جميع ما في هذه القرية او هذه الدار والمشتري لا يعلم ما بها لا يصح لفحش الجهالة اما لو باعه جميع ما في هذا البيت او الصندوق او الجوالق فانه يصح لان الجهالة يسيرة" (شامی ج ۴ ص ۵۲۹) ۔ نیز ہمارے مسئلہ میں اس جہالت کو بائع اور مشتری دونوں قبول کرنے پر راضی ہیں اور نزاع کا احتمال نہیں، اس لئے کہ بوقت بیع جانور نے حالت خفت اختیار کی ہوئی ہے یا حالت ثقل میں؟ اسکا بائع اور مشتری دونوں کو علم نہیں۔ حالانکہ حالت خفت میں بائع کا نقصان ہے کہ کم وزن کے پیسے ملیں گے اور حالت ثقل میں مشتری کا نقصان ہے کہ زائد پیسے ادا کرنے پڑیں گے لیکن دونوں اپنی اپنی جگہ اس نقصان کو برداشت کرنے پر راضی ہیں کیونکہ بیع بالتراضی ہو رہی ہے ۔ لہٰذا یہ جہالت یسیرہ اس بیع کے عدم جواز کی وجہ کسی طرح بھی نہیں بن سکتی نہ عرفاً نہ شرعاً۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ ہم تسلیم ہی نہیں کرتے کہ جب بیع روپیوں کے عوض ہو رہی ہو تو یہ اشکال وارد ہوتا ہے۔ اسی صورت میں اشکال اس لئے نہ ہونا چاہئے کہ بیع کے وقت کا وزن معتبر ہے خواہ جانور حالت خفت میں ہو یا حالت ثقل میں ہو۔ کیونکہ حالت خفت میں یہ نہ کہا جائیگا کہ جانور میں سے کوئی چیز نکالی گئی ہے یا جدا کر لی گئی ہے جس کی وجہ سے کم وزن ہو گیا ہے جیسا کہ حالت ثقل میں یہ نہ کہا جائیگا کہ اسمیں باہر سے کوئی اور چیز شامل کر دی گئی ہے جسکی وجہ سے وزن زیادہ ہو گیا ہے۔ بلکہ ہر کوئی یہی کہیگا کہ خواہ حالت ثقل

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ		عنوان

کا اسمیں کوئی دخل نہیں۔ لہٰذا بوقت بیع جانور کا جو وزن ہوگا وہی معتبر ہوگا۔ اسی وزن کے ساتھ بیع ہوگی جو کہ صحیح ہوگی۔

③ تیسرا اشکال بعض لوگوں کو یہ ہو سکتا ہے کہ "لا یجوز بیع صبرۃ الطعام کل قفیز بدرھم"، کیطرح یہ بیع بھی ناجائز ہونی چاہیے کیونکہ جسطرح وہاں یہ علت پائی جاتی ہیکہ مبیع اور ثمن مجہول ہیں۔ پتہ نہیں کہ کتنے کلو اس ڈھیر میں ہونگے اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کل درہم کتنے ادا کرنے پڑینگے وغیرہ۔

اسکا جواب یہ ہے کہ بیع الحیوان وزنا کی صورت جواز بیان کرتے ہوئے یہ قید اسی لئے لگائی گئی ہے کہ "جانور کو مشتری کے سامنے وزن کر کے کل وزن بھی بتا دیا جائے" تا کہ جہالت مبیع اور جہالت ثمن دونوں رفع ہو جائیں۔ اس صورت میں یہ بیع جائز ہو جائیگی جیسا کہ اسی صبرۃ طعام کی بیع کو جہاں ناجائز کہا ہے وہاں ساتھ ہی اس صورت کو جائز کہا ہے جبکہ اس صبرۃ طعام کو اسی مجلس میں ماپ لیا جائے یا اسکی کل مقدار بتا دی جائے۔ لہٰذا فرمایا "وصح فی الکل ان کیلت فی المجلس لزوال المفسد قبل تقررہ او سمی جملۃ قفزانھا" الدر المختار ج ۴ ص ۵۳۹۔ اور اسی بحث کے تحت علامہ شامی رح نے فرمایا ہیکہ "والمراد صبرۃ مشار الیہا کما سیأتی و لیست قیدا بل کل مکیل او موزون او معدود من جنس [illegible] شامی ج ۴ ص ۵۳۹۔ یعنی یہ صرف صبرۃ طعام کا حکم نہیں بلکہ ہر کیلی، وزنی چیز جسکو [illegible] بیچا جائے اسکا بھی یہی حکم ہے۔ جب کل معلوم ہو جائے تو بیع صحیح ہو جائیگی۔

مذکورہ بالا عدم جواز کی ممکنہ وجوہات کہ جنکا جواب ہو چکا انکے علاوہ کوئی اور وجہ عدم جواز کی ہمیں ملی نہیں۔ فاغتنم تحقیق ھذا المقام بما یرفع الظنون والاوھام و یندفع بہ التناقض والایھام عن عبارات القوم۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب۔ وعلمہ اتم۔

العبد الضعیف الیاس زمان رکن لوہکی
دار الافتاء۔ جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴۲۲/۱/۱۵ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۲۲-۱-۲۱ھ

الجواب صحیح
[illegible] عفا اللہ عنہ
۱۴۲۲-۱-۱۷ھ

الجواب صحیح
[illegible] عبداللہ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۴۲۲-۱-۲۳ھ

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۲۲/۱/۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۴۲۲-۱-۲۲ھ

Scanned by CamScanner